**OPEN ACCESS**
***Journal of Islamic & Religious Studies***
***ISSN (Online): 2519-7118***
***ISSN (Print): 2518-5330***
***jirs.uoh.edu.pk/jirs***

***JIRS, Vol.:6, Issue: 1, Jan – June 2021***
***DOI: 10.36476/JIRS.6:1.06.2021.09, PP: 57 - 72***

# سوشل میڈیا پر ہتک انسانی کا بڑھتا ہوا رجحان: اسباب اور تدارک اسلامی تعلیمات کے تناظر میں

# *The Growing Trend of Human Defamation on Social Media: Causes and Remedies in the Context of Islamic Teachings*

***Dr. Shahid Amin***
*Lecturer, Department of Islamic & Religious Studies,*
*Hazara University Mansehra*
***Dr. Gulzar Ali***
*Assistant Professor, Department of Islamic Studies,*
*Abdul Wali Khan University Mardan*

**Version of Record Online/Print:** 25-06-2021
**Accepted:** 31-05-2021
**Received:** 31-01-2021

## *Abstract*

*The tremendous development of science and technology brought sea changes, due to which the world have become a Global Village. In modern times, the media, both print and electronic, especially social media like Facebook, WhatsApp, twitter, messenger, has become an important part of life. Communication globally with ease, while sitting in their homes, is possible due to social media. Most people use it positively, but the negative aspect of it is ever growing trend of slanderous and beastliest behaviors. The insult of common people as well as religious personalities are in swept now a days and is considered as freedom of expression. The paper aims to search for the causes of slanderous behaviors on social media and its solution in the light of Islamic teaching. Descriptive research methodology is adopted in this paper. The paper concludes that defaming and needlessly criticizing public figures on social media is an affront to humanity, and the practice of blackmailing men and women by posting nude photos is on the rise and is contemptuous. Presenting false news and information based on political and religious affiliations undermines the spirit of patience and tolerance in society.*

***Keywords:*** *social media, human slanderous, religious personalities, factors, solutions, Islamic teachings, societing, abominable behaviors*

CC BY

## تعارف موضوع

سائنس اور ٹیکنالوجی کی برق رفتار ترقی نے کئی تبدیلیاں رونماں کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کو گلوبل ویلج بنا کر عرب سے عجم تک اور مشرق سے مغرب تک فاصلوں کو ختم کر دیا۔اب لوگ اپنے گھر میں بیٹھے دنیا کے اطراف و کناف میں لوگوں سے رابطے کر رہے ہیں، یہ تمام روابط اور مراسم میڈیا کی مرہون منت ہے۔ کسی بھی ریاست میں میڈیا کی اہمیت ایک مسلم حقیقت ہے، ماہرین سماجیات نے ریاست کے چار اہم ستونوں میں ایک اہم ستون میڈیا شمار کیا ہے، معاشرے کی اصلاح میں میڈیا کا بہت اہم کردار رہا ہے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ میڈیا کی اہمیت کے ساتھ معاشرے کے بگاڑ میں بھی میڈیا کی حیثیت اس کی اہمیت سے کم نہیں ہے، آج کے دور میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا بھی زندگی کا ایک اہم حصہ بنتا جارہا ہے، فیس بک، واٹسپ، انسٹاگرام، ٹوئٹر، میسنجر اور سنیپ چیٹ جیسے کئی سافٹ ویئرز اور سائٹس اس میدان میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور لوگ کی ایک کثیر تعداد اس میڈیا کو استعمال کر رہے ہیں، اس لئے سوشل میڈیا کے صحیح استعمال سے دنیا میں امن وامان اور خوشحالی ہو سکتی ہے لیکن اس کے برعکس اس کے غلط استعمال سے پریشانی اور بدامنی پیدا ہو سکتی ہے۔

بدقسمتی سے ہمارا میڈیا خاص مقاصد کے لئے زیرو کو ہیرو اور ہیرو کو زیرو بنادیتا ہے اور زیادہ تر چینلز، فیس بک آئیڈیز اور سوشل میڈیا کے گروپس ہر مسئلے کے منفی پہلو اجاگر کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی وسماجی خرابیوں نے فروغ پایا، نوجوانوں کے ذہنوں پر برا اثر پڑ رہا ہے، سوشل میڈیا کا منفی استعمال ایک طویل موضوع ہے، تاہم اس کا ایک اہم اور اصلاح طلب پہلو انسانیت کی ہتک آمیز رویوں کے اسباب اور سدباب کا تحقیقی مطالعہ ہے۔

آج سوشل میڈیا پر مذہبی شخصیات کی شکلیں بگاڑی جاتی ہیں، سیاسی قائدین کی تصاویر کے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اساتذہ، وکلاء اور ججز کی کردار کشی کی جاتی ہے، فوج و پولیس اور ملک کے حساس اداروں کے آفیسرز کے خلاف نفرت انگیز رویوں کو پروان چڑھایا جاتا ہے، زندہ لوگ تو درکنار مردوں کو گالیاں دی جاتی ہیں، ان کے عیوب ونقائص کو کمنٹس کی فن کاری سمجھا جاتا ہے۔ تشدد کے واقعات کو پروان چڑھانا روز کا معمول ہے، خواتین کی بے حرمتی پر مشتمل پوسٹس فیس بک کی زینت سمجھی جاتی ہیں، باعزت لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے بے بنیاد خبروں کو نشر کیا جاتا ہے۔ ان نقائص اور عیوب کو دیکھ کر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ مذکورہ غلط استعمال کی وجہ سے سوشل میڈیا "إثمهما أكبر من نفعهما" کے مصداق فائدے کی نسبت زیادہ نقصان کا باعث بنتا جارہا ہے۔

کسی بھی ریاست کے محققین اور علماء کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان نقائص کے اسباب کو معلوم کرنے کے ساتھ اس کے تدارک کے لئے لائحہ عمل پیش کریں، اس طرح ارباب اختیار واقتدار کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ وہ ان تحقیقات کی روشنی میں اس کے سدباب کے لئے کوشش کریں۔ اس مقصد کے پیش نظر سوشل میڈیا پر انسانی عزت اور تقدس کو پامال کرنے اور نفرت انگیز لٹریچر کے پرچار کے بڑھتے ہوئے رجحان کے اسباب اور سدباب کے حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں آرٹیکل پیش کیا جاتا ہے۔

## سابقہ تحقیقات کا جائزہ

سوشل میڈیا صحیح یا غلط استعمال؟ کے عنوان سے سیف اللہ خالد رحمانی کی تحریر موجود ہے۔[1]

بی بی سی نے "نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے اثرات" کے عنوان سے ایک رپورٹ پیش کی ہے۔[2]

"سوشل میڈیا کا مثبت استعمال اور ہماری ذمہ داری" کے عنوان سے شاہد رشید کا مضمون نوائے وقت میں چھپ چکا ہے۔[3]

کنول ناز کا ایک مضمون بعنوان "معاشرے میں میڈیا کا کردار" ہے۔[4]

"نوجوانوں پر سوشل میڈیا کے 10 حیران کن اثرات" کے عنوان سے پروفیسر سیما کا آرٹیکل ہے۔

اس مقالے میں سوشل میڈیا پر ہتک انسانی کا بڑھتا ہوا رجحان زیر بحث لایا گیا ہے اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں اس کے اسباب اور سدباب پر تحقیق کی گئی ہے جس کی نوعیت سابقہ تحقیقات سے مختلف ہے۔

### بنیادی سوالات

1. کیا سوشل میڈیا پر انسانی ہتک ہوتی ہے؟
2. سوشل میڈیا پر ہتک انسانی کے اسباب کیا ہیں؟
3. سوشل میڈیا پر ہتک انسانی کا سدباب اسلامی تعلیمات کے تناظر میں کیسے ممکن ہے؟

## منہج تحقیق

1. چونکہ زیر بحث موضوع میڈیا سے متعلق ہے لہٰذا دیگر میڈیا کے حوالے سے تحریر کردہ کتب کی طرف مراجعت کی گئی ہے۔
2. سوشل میڈیا کے حوالے سے فیس بک پر ہتک آمیز رویوں کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔
3. یہ ایک جدید موضوع ہے اس لئے مواد کے حصول کے لئے جدید وسائل تحقیق کا استعمال کیا گیا ہے۔
4. مقالہ کا اسلوب بیانیہ ہے۔
5. ہتک آمیز رویوں کے سدباب کے لئے اسلامی تراث کے بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

### سوشل میڈیا کا تعارف

سوشل میڈیا الیکٹرانک شعاعوں کا ایک ایسا نیٹ ورک ہے، جس سے ہم پوری دنیا سے رابطہ کرکے اپنے مذہبی، سماجی اور سیاسی و تجارتی تاثرات شیئر کرکے تبادلہ خیال کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے تجربات اور مشاہدات سے مستفید ہو سکتے ہیں، صحافت کے ماہرین نے سوشل میڈیا کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

> *"Social media refers to the means of interactions among people in which they create, share and exchange information and ideas in virtual communities and networks".*[5]

"سوشل میڈیا اُن ذرائع پر مشتمل ہے، جو لوگوں سے روابط رکھنے میں مدد دیتا ہے، جس میں لوگ مختلف نیٹ ورکس کے ذریعے معلومات کو تخلیق و شیئر کرکے آپس میں تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔"

### سوشل میڈیا کی قسمیں

میڈیا کی دو قسمیں ہیں، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا۔ پرنٹ میڈیا میں اخبارات اور رسائل و جرائد شامل ہیں، جب کہ الیکٹرانک میڈیا میں انٹرنیٹ، ویب سائٹس اور آن لائن پروگرامز شامل ہیں، نیز الیکٹرانک میڈیا کی سب سے مؤثر شاخ سوشل میڈیا Social Media ہے، سوشل میڈیا نے پوری دنیا کو ایک گوبل ولیج بنایا ہے، سوشل میڈیا پر سماجی رابطے کے لئے گئے

اپیلی کیشنز اور سائٹس کا استعمال ہوتا ہے جن میں سے چند مشہور سائٹس اور اپیلی کیشنز حسبِ ذیل ہیں:

**1۔ فیس بک (Facebook)**

فیس بک دنیا کا سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک ہے، جس کے ذریعے مختلف خاندانوں، مختلف علاقوں اور ملکوں کے لوگ آن لائن رابطہ کر سکتے ہیں، اس اپیلی کیشن کے ذریعے لوگ اپنے خیالات اور احساسات ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں، اس طرح اس اپیلی کیشن پر شیئر ہونے والی پوسٹ کو دیکھنے والے دوست Love, Like, Sad, Haha وغیرہ سے اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کچھ تفصیلاً لکھنا چاہتے ہیں تو وہ کمنٹس میں لکھ بھی سکتے ہیں، اس طرح ان کمنٹس کی حمایت یا مخالفت میں اگر کوئی فرینڈ اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے۔ اس وقت تقریباً زیادہ تر لوگ اس اپیلی کیشن کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ادارے اپنے اشتہارات اور پیغامات پہنچانے کے لئے فیس بک کا سہارا لیتے ہیں۔

**2۔ ٹویٹر (Twiter)**

سماجی رابطوں کے لئے ٹویٹر ایک اہم پلیٹ فارم ہے، جس میں اس کے وہ ارکان جو ان کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں، مختصر پیغامات کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ وکی پیڈیا نے ٹویٹر کی یہ تعریف کی ہے:

> *"A social networking platform that allows groups and indivduals to stay connected thourgh the exchange of short status messages 140 character limit".*[6]

"ٹویٹر ایک آن لائن سوشل نیٹ ورکنگ سروس ہے، جو ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل مختصر پیغامات پڑھنے اور بھیجنے کے لئے استعمال ہوتی ہے، ان پیغامات کو ٹویٹس کہتے ہیں۔"

**3۔ واٹس ایپ (Whatsapp)**

واٹس ایپ سماجی رابطے کا اہم ذریعہ ہے، جس کے ذریعے تصاویر، پیغامات اور ویڈیوز کو بھیجا جاتا ہے۔ یہ ایک مؤثر ذریعہ ہے اور اس وقت اس کا استعمال سب سے زیادہ ہے۔ واٹس ایپ کے ذریعے انفرادی اور اجتماعی طور پر مختلف گروپس آپس میں خیالات اور تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ واٹس ایپ پر لوگ اپنے پیغامات اور خیالات و تصورات کو تحریر یا تقریر کی صورت میں شیئر کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر کئی سائٹس اور اپیلی کیشنز ہیں، جس کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط رہتے ہیں، اور ایک دوسرے کے ساتھ خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں، لیکن ان میں زیادہ مستعمل ہونے والے یہ تین ذرائع ہیں، تمام سائٹس یا اپیلی کیشنز کا اس مختصر مقالے میں تعارف کرنا مشکل ہے اس لئے اس پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

## سوشل میڈیا پر ہتکِ انسانی کے مختلف پہلو

سوشل میڈیا کے مثبت اثرات کے ساتھ ساتھ منفی اثرات بھی بہت زیادہ ہیں، منفی کردار اور منفی اثرات میں سے ایک انسانیت کی ہتک و توہین ہے۔ روز کا معمول ہے کہ سوشل میڈیا پر لوگوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے، علماء اور مشائخ کا تمسخر کیا جاتا ہے۔ سیکولر لوگ اسلام اور پیغمبر اسلام کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر عموماً سیاسی قائدین کے تصاویر کی ہتک کی جاتی ہے، خواتین کی نیم برہنہ اور عریاں تصاویر شیئر کرنا جوانوں کا مشغلہ بنتا جا رہا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سوشل میڈیا پر انسانیت کی

توہین اور ہتک کا رجحان بڑھتا جارہا ہے، حالانکہ اسلام ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے عزت مند پیدا کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"[7]

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے۔"

قرآن کریم کی نص سے یہ بات معلوم ہورہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرف اور عزت بخشی ہے، اب اللہ تعالیٰ نے جس کو شرافت دی، اس کی عزت وشرافت کو نقصان پہنچانا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے، یہ شرف انسان کو ہر صورت میں حاصل ہے، صرف زندہ حالت میں نہیں بلکہ اس کی مردہ نعش کی بھی عزت وتکریم کی جائے گی۔ چنانچہ علماء کرام نے اس آیت کی تفسیر میں ہتک انسانی کی ممانعت پر بات کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ومن هنا كان تكريم جسد الانسان حيا وميتا، وكان التشديد فى الأمر بالمحافظة عليه والنهى عن الإساءة إليه بسوء استخدامه أو إهانته وإهدار كرامته، لأن فى إهدار كرامة الجسد قضاء على كرامة صاحبه، وهو موقف يتنافي تماما مع مقام التكريم الذى رفع الله (تعالى) إليه الإنسان" [8]

"یہاں انسان کے جسم کی عزت وتکریم کا اندازہ لگتا ہے چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ، لہٰذا انسانی عزت وتکریم کی حفاظت کی تشدید اور اس کے نامناسب استعمال، اہانت اور ہتکِ عزت سے ممانعت کی گئی۔ کیونکہ انسانی جسم کی کرامت نہ کرنے سے انسان کی عزت مجروح ہوتی ہے جو کہ اس تکریم کے سراسر منافی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عزت بخشی ہے، لیکن اب ایک انسان دوسرے انسان کی عزت کو برداشت نہیں کرسکتا ہے اور اس کی بے عزتی کو اپنا کامیابی تصور کرتا ہے۔ عموماً ہمارے معاشرے میں یہ تصور ہے کہ سود بہت بڑا گناہ ہے اور اکثر لوگ سود کرنے والے کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں، حالانکہ ایک مسلمان کی بے عزتی اور ہتک سود سے زیادہ گناہ ہے، اب کسی کی بے حرمتی کرنے والے کے ساتھ کوئی بھی قطع تعلق نہیں کرتا، قطع تعلق تو دور کی بات ہے، اس عمل کو سرے سے برا اور گناہ کا عمل ماننے کے لئے تیار بھی نہیں ہیں، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"من أربى الربا الاستطالة في عرض المسلم بغير حق"[9]

"بیشک سب سے بڑا سود کسی مسلمان کی عزت پر بغیر کسی وجہ کے زبان درازی کرنا ہے۔"

افسوس کہ آج کوئی بھی ہتک انسانی کو گناہ تصور نہیں کرتا ہے، اور نہ ہی ہمارے ذہنوں میں یہ بات آتی ہے کہ میں جس پوسٹ کو شیئر کررہا ہوں یہ ثواب کا باعث ہے یا گناہ کا؟ اس لئے اس باب میں لوگوں میں شعور پیدا کرنا اہل علم کی ذمہ داری ہے۔ سوشل میڈیا پر ہتک انسانی پر مشتمل پہلوؤں میں سے چند اہم پہلو حسبِ ذیل ہیں:

**1۔ سوشل میڈیا اور توہین رسالت**

تمام انبیائے کرام علیہم السلام انسانیت کے محسن ہیں، ہر پیغمبر نے امت کو احترام انسانیت کی تعلیم دی ہے، اس لئے جن شخصیات نے انسان کو انسانیت اور احترام انسانیت کا درس دیا ہے، ان کا تقدس واحترام سب پر لازمی ہے، لیکن افسوس کہ سوشل میڈیا پر انسانیت کیا، محسن انسانیت کے تقدس کو بھی پامال کیا جارہا ہے، سوشل میڈیا پر توہین رسالت کے حوالے سے لٹریچر ایک

خاص مقصد کے لئے گردش کر رہا ہے، ایک وقت تھا کہ ہر بندہ جب توہین رسالت کے بارے میں سنتا تو اس پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے، لیکن اب سوشل میڈیا کی وجہ سے ان توہین آمیز خاکوں کو بچشم خود دیکھتے ہیں، لیکن بے بسی کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتے ہیں، کیونکہ سوشل میڈیا پر اس قسم کی باتوں سے دفاع کے لئے آئی ٹی میں مہارت کی ضرورت ہے، تاکہ اس کے ذریعے اس مذموم سلسلے کو بلاک کیا جائے، جب کہ مسلمانوں کے پاس اس قسم کی مہارت اور ٹیکنالوجی موجود نہیں ہے جس سے اس کا تدارک ہو سکے۔ اس مسئلے کا دوسرا حل یہ ہے کہ بین الاقوامی دنیا کے سامنے احتجاج ریکارڈ کیا جائے۔ اس سلسلے میں مسلمان قائدین اور حکمرانوں کو کرادار ادا کرنا پڑے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی توہین ایک بڑا گناہ ہے۔ آپ ﷺ کی توہین کرنے والوں کو قرآن کریم نے وعید سنائی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا"[10]

"جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں، ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے، اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انھوں نے نہ کیا ہو، ایذا دیں تو انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔"

اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انبیاء کرام کی ہتک اور توہین بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ لعنت قرآن کریم کا سخت لفظ ہے جس کا استعمال ان لوگوں کے حق میں ہوا جو نبی کریم ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں، امام ابن تیمیہؒ نے انبیاء کرام کے استخفاف پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ یہ عمل حرام ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ الِاسْتِخْفَافَ بِالْأَنْبِيَاءِ حَرَامٌ، وَأَنَّ الْمُسْتَخِفَّ بِهِمْ مُرْتَدٌّ"[11]

"علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء کی ہتک آمیزی حرام ہے اور ان کی ہتک کرنے والا مرتد ہے۔"

توہین رسالت کا جرم سب سے بڑا جرم ہے، کسی بھی مذہب میں کسی بھی پیغمبر کی توہین جائز نہیں ہے، اس لئے میڈیا پر ان باتوں سے بچنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے، اس حوالے سے کسی قسم کی پوسٹ شیئر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اکثر اوقات لوگ لاعلمی میں اس قسم کی پوسٹوں پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے شیئر کرتے ہیں، حالانکہ کسی بھی صورت میں اس کا شیئر کرنا مناسب نہیں ہے، اور پیمرا نے اس حوالے سے جو نمبرات دیئے ہیں ان کو اس قسم کی آئیڈیز (ID's) کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہمارا دینی ذمہ داری ہے۔

### 2۔ سوشل میڈیا پر مذہبی شخصیات کی ہتک آمیزی

اسلام میں کسی بھی شخص کی ہتک آمیزی جائز نہیں، تو علماء اور مشائخ کی بے عزتی کیسے جائز ہو سکتی ہے، جو ہمارے مذہبی رہنماء ہیں اور نبی کریم ﷺ کے وارث ہیں۔ اہل علم نے علماء کو شعائر اسلام میں شمار کیا ہے، گویا ان کی عزت شعائر اسلام کی عزت ہے اور ان کی اہانت شعائرِ اسلام کی اہانت ہے، چنانچہ دکتور محمد اسماعیل لکھتے ہیں:

"كل شيء أذن الله به وأشعرنا بفضله وتعظيمه فهذا هو الشعيرة، وتعظيم أهل العلم وأهل الخير من شعائر الإسلام، فإهانتهم إهانة للإسلام"[12]

"ہر وہ چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور ہمیں اس کی فضیلت اور عظمت کا شعور دیا تو یہ شعیرہ ہے۔ تو اہل علم کی تعظیم

شعائر اسلام میں سے ہے، اور ان کی اہانت دراصل اسلام کی اہانت ہے۔"

علماء کرام کی اہانت اور استخفاف بڑا جرم اور بڑا گناہ ہے، کیونکہ ان کی اہانت صرف ان کی ذات کی اہانت نہیں ہے بلکہ یہ ان کے علم اور ان کے دین کی اہانت ہے۔ دین اسلام نے علماء کی بے قدری اور اہانت سے منع کیا ہے، اور ان کی عزت واحترام کی ترغیب دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اہل علم اور اہل قرآن کی عزت وتوقیر کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

"إن من إجلال الله إكرام ذي الشيبة المسلم، وحامل القرآن غير الغالي فيه والجافي عنه، وإكرام ذي السلطان المقسط" [13]

"اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے یہ ہے کہ بوڑھے مسلمان اور اس حافظ قرآن کا جو اس میں غلو اور جفانہ کرتا ہو، اور عادل حاکم کی عزت کی جائے۔"

علامہ ابن عبدالبرؒ نے اپنی مشہور کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" میں اہل علم کی عزت اور اہانت کو موضوعِ بحث بنایا ہے، اور اس حوالے سے کئی روایات جمع کی ہیں، جس میں یہ بات واضح کی ہے کہ اہل علم لوگوں میں سب سے عزت وتوقیر کے مستحق ہیں، چنانچہ اس حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"أحق الناس بالإجلال ثلاثة العلماء والاخوان والسلاطين فمن استخف بالعلماء أفسد مروءته ومن استخف بالسلطان أفسد دنياه والعاقل لا يستخف بأحد" [14]

"لوگوں میں عزت کے زیادہ لائق تین قسم کے لوگ ہیں، علماء، برادری اور سلاطین، پس جس نے علماء کو حقیر جانا اس کی مروت خراب ہو گئی، اور جس نے بادشاہ کو کمتر جانا تو اس کی دنیا خراب ہوئی، ہوشیار لوگ کسی کی بھی تحقیر نہیں کرتے ہیں۔"

علماء کی بے عزتی جرم عظیم ہے، چاہے وہ نجی محافل میں ہو یا سوشل میڈیا پر۔ افسوس کہ آج سوشل میڈیا پر داڑھی، پگڑی کے ساتھ ساتھ مدارس کے طلبہ اور علماء کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ان کی ہتک کی جاتی ہے اور ان کو تمسخر کا ذریعہ بنایا جاتا ہے، حالانکہ جو لوگ علما اور مشائخ کی بے عزتی کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو اپنے امتی ماننے سے انکار کیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"ليس منا من لم يوقر كبيرنا ويرحم صغيرنا ومن لم يعرف لعالمنا حقه" [15]

"وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی قدر نہیں کرتا، چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے علماء کا حق نہیں جانتا ہے۔"

## 3۔ سوشل میڈیا پر سیاسی قائدین کے خلاف نفرت انگیز لٹریچر

سوشل میڈیا پر سیاسی قائدین کی ہتک ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے، ہر ایک پارٹی کے لوگ دوسری پارٹی کے خلاف پوسٹس شیئر کر کے مخالف سیاسی قائدین کی بے عزتی کرتے رہتے ہیں، ان کے خلاف گالیاں لکھتے ہیں، قسم قسم کے الزمات تراشتے ہیں، کسی کو چور، کسی کو زانی اور نہ جانے عجیب عجیب الزام تراشیاں ہوتی رہتی ہیں۔ حالانکہ اسلام ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ کسی مسلمان کی بے عزتی حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا» وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «بِحَسْبِ

امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ»"[16]

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے گا اور نہ اس کو رسوا کرے گا، اور نہ ہی اس کی حقارت کرے گا۔ تقویٰ یہاں ہے، آپ ﷺ اپنے سینے کی طرف تین دفعہ اشارہ کرتے رہے، کسی کے بدتر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کی توہین کرے۔ ہر ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔"

آج سوشل میڈیا پر لوگ دوسروں کی عزت سے کھیلنا اپنا پسندیدہ مشغلہ قرار دیتے ہیں، حالانکہ یہ معلوم نہیں کہ یہ عمل ہمارے لئے دنیا و آخرت میں نقصان اور خسارے کا باعث ہے، مسلمان کی ہتک اور حقارت انسان کے بدتر ہونے کے لئے کافی ہے، نبی کریم ﷺ نے دوسروں کی عزت خراب کرنے اور ان کے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کرنے کو حرام قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس عمل کو اس کے گناہ گار ہونے کے لئے کافی قرار دیا ہے، چنانچہ اس حدیث کی تشریح میں شارحین لکھتے ہیں:

"بحسبِ امرئٍ"، الباء زائدة؛ يعني: حَسْبُ امرئٍ؛ أي: كفى للمؤمن من الشرِّ تحقيرُ المسلمين؛ يعني: إن لم يكن له مِن الشرِّ سوى تحقيرِ المسلمين يكفيه في دخوله النارَ"[17]

"یہاں با زائدہ ہے، یعنی آدمی کے لئے یہی کافی ہے، مطلب یہ ہے کہ مومن کے لئے یہی شر کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کی ہتک کرے، یعنی اگر اس کے لئے اس کے علاوہ کوئی بدی نہ ہو تو یہی ایک گناہ اس کے لئے آگ میں داخل ہونے کے لئے کافی ہے۔"

جو لوگ دوسروں کی عزت کے پیچھے لگے ہوتے ہیں، دن رات ان کا مشغلہ تجسّس اور سرگوشی ہوتا ہے، ان لوگوں کے لئے نبی کریم ﷺ نے وعید سنائی ہے، اور انھیں اس عمل کی دنیوی و آخروی سزا بھگتنے کے لئے تیار رہنے کی تاکید کی ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"يا معشر من آمن بلسانه ولم يدخل الإيمان في قلبه! لا تغتابوا المسلمين ولا تستبيحوا عوراتهم؛ فإن من يتتبع عورة أخيه يتتبع الله عورته، ومن يتتبع الله عورته يفضحه ولو في عقر داره"[18]

"اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور دل میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی بے حرمتی کو جائز نہ سمجھو، پس جو شخص اپنے بھائی کی عزت کے درپے ہوگا تو اللہ اس کو رسوا کرے گا اور جس کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے، وہ رسوا ہو کر رہے گا چاہے وہ گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔"

## 4۔ سوشل میڈیا پر انسانی شکلوں کو بگاڑنے کا بڑھتا ہوا رجحان

سوشل میڈیا پر لوگوں کی شکلیں بگاڑی جاتی ہیں، فوٹوشاپ میں سر ایک شخص کا لگایا جاتا ہے، اور ڈھانچہ دوسرے کا، اس طرح فیک تصاویر لوڈ کی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے اکثر معاملات میں اصل حقیقت تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ دیکھنے والے جو کچھ فیس بک پر دیکھتے ہیں اس کو حقیقت جان کر تسلیم کر لیتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ انسانی جسم کو تمسخر اور مذاق کا ذریعہ بنایا جاتا ہے، حالانکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق یہ ایک مذموم اور قبیح عمل ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین شکل میں پیدا کیا ہے اور اس اچھی اور بہترین شکل کو بگاڑنا کسی طرح درست نہیں ہے۔ انسانی شکل کی اچھائی بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ"[19]

" تحقیق ہم نے انسان کو اچھی شکل میں پیدا کیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل میں پیدا کیا ہے، لیکن انسان اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق کو تمسخر کا ذریعہ بنا رہا ہے، انسانی شکل کو بگاڑ کر فیس بک پر پیش کرتا ہے، جس کی قباحت کا اندازہ اس آیت کے تناظر میں لگایا جاسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ خالق ومالک ہیں بلکہ احسن الخالقین ہیں، اس لئے اس کی تخلیق میں انسانی فن کاری کس طرح مناسب نہیں، جب انسانی ہیئت کی تعریف ہی خود باری تعالیٰ نے فرمائی ہے۔اس آیت کی تفسیر میں حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں لکھتے ہیں:

"يخبر تعالى عن تشريفه لبني آدم، وتكريمه إياهم، في خلقه لهم على أحسن الهيئات وأكملها"[20]

"اللہ تعالیٰ انسان کے شرف اور تکریم کے بارے میں خبر دیتے ہیں، اور اپنی مخلوق میں اس کی اچھی اور کامل صورت بیان فرمارہے ہیں۔"

## 5۔ سوشل میڈیا اور بلیک میلنگ کے جرائم

سوشل میڈیا بلیک میلنگ کا سلسلہ بھی بنتا جارہا ہے، اچھے اچھے عزت مند خاندانوں کو اس سلسلے میں بے عزتی کا سامنا کرنا پڑا۔ شادی وغیرہ کے پروگراموں میں بعض لوگ بچوں یا خواتین کے ذریعے گھروں میں خواتین کے ڈانس کی تصاویر لے کر، یا گانا گانے کی ویڈیوز بنا کر اپ لوڈ کرتے ہیں، اور خواتین کو بلیک میل کرکے ان کو بدنام کرتے ہیں۔ تہمت لگانا اور بلیک میلنگ کرنا اب تو روز کا معمول بنتا جارہا ہے۔ کئی خواتین اور نوجوان سوشل میڈیا پر بلیک میل ہونے کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کسی کی عزت کو برباد کرنا اور اس پر تہمت لگانا سنگین گناہ ہے۔ قرآن نے بہتان کو کھلا گناہ قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا"[21]

"جو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر تہمت لگا کر تکلیف پہنچاتے ہیں، انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر پر لادا۔"

قرآن کریم نے اس سلسلے میں امتِ مسلمہ کی راہنمائی فرمائی ہے کہ وہ پاک دامن عورتوں پر تہمت نہ لگائیں اور جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں تو قرآن کریم نے انھیں سخت وعید سنائی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ"[22]

"یادرکھو کہ جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں پھٹکار پڑ چکی ہے اور ان کو اس دن زبردست عذاب ہوگا، جس دن خود ان کی اپنی زبانیں ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف اس کرتوت کی گواہی دیں گے، جو وہ کرتے رہے ہیں۔"

آج دنیا میں ہم یہ سوچتے بھی نہیں کہ ہم جو کچھ کررہے، اس کا ہمیں جواب دینا پڑے گا، اس لئے سوشل میڈیا پر پوسٹ شیئر کرتے وقت یہ ضرور سوچنا چاہیئے کہ میں جو کچھ شیئر کررہا ہوں یہ کہیں گناہ کا باعث تو نہیں؟ اور قیامت کے دن مجھے اللہ کے دربار میں اس حوالے سے کیا جواب دینا پڑے گا؟ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ يَوْمَ القِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ"[23]

"جو کوئی اپنے غلام پر تہمت لگائے گا اور وہ غلام بے گناہ ہو تو قیامت کے دن اس کی پیٹھ پر کوڑے لگائے جائیں گے۔"

خلاصہ کلام یہ کہ سوشل میڈیا پر بلیک میلنگ کا جو سلسلہ شروع ہے، اس کا حصہ کسی صورت نہیں بننا چاہیئے، کیونکہ الزام تراشی اور بہتان ایک برا عمل ہے، اس سے معاشرے میں فساد پھیلتا ہے، دوسروں کو دلّی تکلیف پہنچتی ہے، انسانیت کی بے عزتی اور توہین ہوتی ہے، لہٰذا سوشل میڈیا پر اس بڑھتے ہوئے رجحان کا حصہ بننے سے بچنا چاہیئے۔

## 6۔ سوشل میڈیا اور غیر اخلاقی رویے

سوشل میڈیا پر اخلاقیات کا جنازہ نکل رہا ہے، گالی گلوچ، تمسخر، جھوٹ، دغا بازی وغیرہ گناہوں کا رجحان اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس کو کوئی گناہ ہی تصور نہیں کرتا ہے۔ گالیاں اور برے القابات ایک قسم کا تمسخر ہے جس سے مقصود کسی کی تذلیل ورسوائی ہوتی ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ سوشل میڈیا پر تکفیر اور تفسیق کا سلسلہ بھی بام عروج پر ہے۔ قرآن نے اس قسم کے برے القابات اور تکفیر و تفسیق کے عمل کو سنگین گناہ قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ"[24]

"ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے۔"

مذکورہ آیت میں "بعد الایمان" کے اضافے سے اسی حقیقت کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ اگر تم ایمان سے آشنا نہ ہوتے اور تم سے اس قسم کے برے نام سے موسوم کرنے کی غلطی صادر ہوتی تو یہ تعجب انگیز نہ ہوتی لیکن ایمان کے بعد دوسروں کو برے القاب سے ملقب کرکے ہتک آمیزی کرنا قابل تعجب ہے۔[25] رسول اللہ ﷺ نے برے القاب سے ملقب کرنے پر شدید وعید بیان کی ہے، فرمایا:

"لا يرمي رجل رجلا بالفسق، ولا يرميه بالكفر إلا ردت عليه إن لم يكن صاحبه كذلك"[26]

"کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق اور کافر نہ کہے کیونکہ اگر وہ فاسق وکافر نہ ہوگا تو یہ تہمت خود تہمت لگانے والے پر لوٹ آئے گی۔"

گالی گلوچ اور فحش الفاظ کا استعمال معاشرے میں کئی خرابیوں کا پیش خیمہ ہے، مثلاً فحش الفاظ کے استعمال سے سوسائٹی میں مکروہ اور بے حیا باتیں عام ہو کر یہی باتیں روز کا معمول بن جاتی ہیں۔ گالی گلوچ اور بداخلاقی سے سماج کے دوسرے لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے۔ فیس بک پر گالی گلوچ، فحش تصاویر اور بداخلاق رویے اکثر اوقات معاشرے میں لڑائی کا باعث بنتے ہیں۔ اسلام میں گالی گلوچ کے صرف یہی معنی نہیں کہ کسی کو برے الفاظ سنائے جائیں بلکہ ہر وہ بات جس سے کسی کی توہین، ہتک آمیزی اور دل آزاری ہو جاتی ہے، گالی کے زمرے میں داخل ہے، جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔ اس لئے سوشل میڈیا پر اس قسم کی پوسٹوں کی نشر و اشاعت سے بچنا ضروری ہے۔

## 7۔ سوشل میڈیا پر خواتین کی ہتک آمیزی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مکرم اور محترم پیدا فرمایا ہے، اس میں مرد اور خواتین سب شامل ہیں۔ عہدِ جاہلیت میں جس طرح عورت کو عزت نہیں دی جاتی تھی اور اس کی ہتک مختلف طریقوں سے کی جاتی تھی، اسی طرح عصر جدید میں بھی خواتین کی تحقیر مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے۔ صرف سوشل میڈیا نہیں بلکہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر بھی خواتین کی تصاویر کو مارکیٹنگ کے لئے بطور اشتہار استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی بھی کاروبار کے تعارف کے لئے اکثر اشتہارات میں خواتین کی تصاویر لگائی

جاتی ہیں جو دراصل خواتین کی ہتک اور بے حرمتی ہے۔ عورت کا مقصد اور بنیادی کام نسل نو کی تعمیر ہے، لیکن سوشل میڈیا نے اس کو شمع خانہ کے بجائے شمع محفل بنادیا ہے۔

### 8۔سوشل میڈیا پر بے جا تنقیدات کا رجحان

ہتکِ انسانی کی مختلف صورتیں ہیں، جن میں سے ایک بے جا تنقیدات بھی ہیں، کیونکہ تنقید برائے تنقید کا مقصود دراصل ہتک انسانی ہی ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا پر بے جا تنقیدات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہے، ہر ایک شخص دوسروں پر تیر برسا رہا ہے۔ ہر قسم کی برائی کی نسبت دوسروں کی طرف کردیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو ہر قسم کی برائی سے پاک اور مبرا سمجھتے ہیں۔ اس قسم کے تصورات سے معاشرے میں تعمیر نہیں بلکہ تخریب پیدا ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ ترغیب دی ہے کہ ہم کسی کو نشانہ نہ بنائیں، بلکہ وعظ ونصیحت کرتے وقت ہوئے دوسروں کی طرف باتیں منسوب کرنے کی بجائے اپنی طرف منسوب کریں، جس کا اندازہ حبیب نجار کے واقعہ سے ہوتا ہے۔[27]

فیس بک اور ٹویٹر پر بے جا تنقیدات کا بازار گرم رہتا ہے۔ غصے کا اظہار کرتے ہوئے مخالفین پر جملے کسنا بڑا کمال سمجھا جاتا ہے، حالانکہ سوشل میڈیا پر یہ طرز عمل معاشرے کے لئے نقصان دہ ہے۔ اصلاحِ معاشرت کے سلسلے میں انبیاء علیہم السلام کی یہ سنت رہی کہ انہوں نے تنقید برائے تنقید سے کام نہیں لیا ہے، البتہ تنقید برائے تعمیر سے گریز بھی نہیں کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کا معاشرہ ایک آئیڈیل معاشرہ بن گیا۔ اس لئے انسان کو سب سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے اور اپنے اعمال پر نظر ڈال کر دوسروں پر تنقید کرنے کے بجائے ان کی اصلاح کی فکر کریں۔ اس لئے سوشل میڈیا پر اگر کوئی ایسی پوسٹ آجائے جو تنقید کا جواز فراہم کرتی ہو تب بھی اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے کمنٹ تعمیری انداز میں لکھنا چاہیئے، تاکہ اختلاف کے بجائے اتفاق کی فضا پیدا ہوسکے۔

### 9۔سوشل میڈیا پر تمسخر انسانیت

لوگوں سے تمسخر کرنا درحقیقت ان کی ہتک کرنا ہے، سوشل میڈیا پر ہتک انسانی کے حوالے سے بے شمار پوسٹ گردش کررہی ہوتی ہیں، بالخصوص وقتی ہنسی کے لئے لوگوں کی عزتوں کو داؤ پر لگایا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اس قسم کے جرائم سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ قرآن وسنت میں اس پر بڑی وعید آئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَاب"[28]

ابن جوزیؒ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لا يستهزئ غنيٌّ بفقير، ولا مستور عليه ذنْبُه بمن لم يُستَر عليه، ولا ذو حَسَب بلئيم الحَسَب، وأشباه ذلك ممّا يتنقَّصه به"[29]

"مالدار فقیر کا استہزاء نہ کرے اور جس کے گناہ چھپے ہوئے ہوں وہ ان لوگوں کا استہزاء نہ کریں جن کے گناہ کھلے ہوں، اعلی نسب والے کمزور نسب کا استہزاء نہ کریں، اس طرح اس کے مشابہ دیگر امور جس میں کسی کی تنقیص اور حقارت ہوتی ہے نہیں کرنا چاہیئے۔"

اس طرح قرآن کریم کے دیگر مقامات سے اس عمل کی قباحت کا اندازہ لگتا ہے، سورۃ کہف کی آیت "وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا"[30] میں صغیرہ اور کبیرہ گناہ کی تعریف کرتے ہوئے سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

" إن الصغيرة التبسم بالاستهزاء بالمؤمن، والكبيرة القهقهة بذلك"[31]

"صغیرہ سے مراد مومن کے ساتھ استہزاءً مسکرانا ہے، اور کبیرہ سے مراد قہقہہ لگا کر کسی کا مذاق اڑانا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے تمسخر کرنے کو منع فرمایا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی پنڈلی کھل گئی، ان کی پنڈلیاں بہت دبلی پتلی تھیں، بعض لوگ دیکھ کر ہنس پڑے۔ لیکن نبی ﷺ نے پوچھا: آپ کیوں ہنستے ہیں، صحابہ کرامؓ نے ان کی دبلی پتلی پنڈلیوں کا بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ"[32]

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ میزان میں اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔"

## 10۔ سوشل میڈیا اور افواہ طرازی کا بڑھتا رجحان

سوشل میڈیا پر کبھی سیاسی بنیاد پر تو کبھی معاشرتی اور سماجی بنیاد پر مختلف قسم کی افواہیں پھیلائی جاتی ہیں۔ بے بنیاد افواہ انگیزی اور غلط اطلاعات کے سدِ باب کے لیے اسلام نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ہم ہر سنی سنائی بات کی نقالی نہ کریں، جب تک اس کی پوری تحقیق نہ ہوئی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ"[33]

"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی اہم خبر لائے، تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، مبادا کسی قوم پر نادانی سے جا پڑو پھر تمہیں اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔"

ان مذکورہ الفاظ میں ہمیں تحقیق کئے بغیر کسی بات پر اعتماد کرنے اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے اقدامات سے منع کیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس برے عمل کی وجہ سے معاشرے میں فساد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

" كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ"[34]

"آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرے۔"

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو نقل نہ کریں جب تک اس کی پوری تحقیق نہیں ہوئی ہو۔ آج فیس بک، واٹس ایپ کے ذریعے مختلف قسم کی ایذا رساں افواہیں، غلط بیانات اور زہریلے پروپیگنڈے ہمارے معاشرے میں پھیل رہے ہیں، جس کی بنیادی وجہ تحقیق کے بغیر بات آگے نقل کرنا ہے۔ اس سلسلے میں سوشل میڈیا کے استعمال کرنے والوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ جو پوسٹ شیئر کر رہے ہیں، اس کی تحقیق کر لیں اور ہر قسم کی پوسٹوں کو بغیر تحقیق کے شیئر کرنے سے بچتے رہیں۔

## نتائج تحقیق

1. سوشل میڈیا پر انسانوں کی شکلیں بگاڑی جاتی ہیں، جو توہین انسانیت ہے۔

2. سوشل میڈیا پر بلیک میلنگ کا سلسلہ بام عروج پر ہے، خواتین وحضرات کی تصاویر کو اپ لوڈ کرکے ان کی عزت سے کھیلا جارہا ہے۔
3. سوشل میڈیا، فیس بک اور ٹویٹر پر ہتکِ انسانی کی مختلف صورتوں میں سے ایک بے جا تنقیدات ہیں، کیونکہ تنقید برائے تنقید کا مقصود دراصل ہتک انسانی ہی ہوتا ہے۔
4. تمسخرِ انسانیت بڑا جرم ہے، کیونکہ اس سے انسانیت کی ہتک اور بے عزتی ہورہی ہے۔
5. سوشل میڈیا پر سیاسی طور پر ایک دوسرے کو بدنام کرنے کا طریقہ بڑا نقصان دہ ہے، جس کی وجہ سے لوگ سیاست کو ایک گندے تالاب سے تعبیر کرتے ہیں۔

### سفارشات

1. علماء اور سکالرز کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر ہتک انسانی کی مذمت بیان کریں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس جرم کی سزا اور گناہ کو بیان کریں تاکہ لوگ اس قبیح عمل سے منع ہوجائیں۔
2. ایک عرصہ سے سوشل میڈیا پر توہین رسالت کے واقعات رونما ہورہے ہیں، جس کی وجہ سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تباہی پھیل رہی ہے، اور امن وامان بگڑتا جارہا ہے، مختلف لوگ عدالتوں میں مقدمات جمع کروارہے ہیں، اس حوالے سے سپریم کورٹ کے سابق جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا: توہین رسالت کے معاملے میں اگر ہمیں سوشل میڈیا بند بھی کرنا پڑے تو کریں گے۔ اس لئے اس حوالے سے اصلاحات کی ضرورت ہے۔
3. خواتین کی تصاویر کی بے حرمتی نہ کی جائے اور اس کو مارکیٹنگ کے لئے بطورِ اشتہار استعمال نہ کیا جائے۔ اس طرح علماء ومشائخ اور سیاسی قائدین کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کی تصاویر کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ جو لوگ یہ عمل کرتے ہیں، ان کے بارے میں قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے۔
4. انسان کو اللہ تعالیٰ عزت بخشی ہے، اس لئے انسانیت کی توہین کسی صورت جائز نہیں ہے، اس سے بچنا چاہیئے اور سوشل میڈیا پر انسان کی ہتک آمیز رویوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کا حصہ نہیں بننا چاہیئے، بلکہ اس کی روک تھام کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔
5. انبیائے کرام علیہم السلام کی ناموس کے دفاع میں سوشل میڈیا پر توہین رسالت کے حوالے سے مواد کی روک تھام کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور اس قسم کی پوسٹوں کو شیئر نہیں کرنا چاہیئے۔
6. سوشل میڈیا پر علماء کی توہین کی جاتی ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق علماء اور مشائخ کی توہین بڑا گناہ ہے، اس لئے سوشل میڈیا پر علماء کی ہتک پر مشتمل پوسٹوں کو شیئر نہیں کرنا چاہیئے۔
7. سوشل میڈیا پر سیاسی قائدین کی ہتک آمیزی کا ایک بڑھتا ہوا رجحان ہے، ہر پارٹی کے لوگ دوسروں پر کیچڑ اچھال رہے ہیں، اس کی روک تھام کرنی چاہیئے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حوالہ جات (References)

[1] https://www.madarisweb.com/ur/articles , Accessed on 12 May, 2021
[2] https://www.bbc.com/urdu/science- Accessed on 12 May, 2021
[3] https://www.nawaiwaqt.com.pk/28-Nov-2017. Accessed on 12 May, 2021
[4] https://www.humsub.com.pk/191461/kanwal-naz-4/ Accessed on 12 May, 2021
[5] www.youtube.com.tuftsu, Accessed on 5 January, 2021
[6] en. wikipedia.org , Accessed on 5 January, 2021

[7] سورۃ الاسراء: ۷۰

Sūrah Al Isrā', 70

[8] زغلول النجار، الاعجاز فی السنۃ- نبوءۃ المصطفیٰ، دار الفکر بیروت، ۲۰۰۷ء، ص: ۱

Zaghlūl Al Najjār, *Al I'jāz fī al Sunnah: Nabūw'ah al Muṣṭafa*, (Beirūt: Dār Al Fikr, 2007), p:1

[9] احمد بن حنبل، مسند احمد، عالم الکتب، بیروت، ۱۹۹۸ء، مسند سعید بن زید، رقم: ۱۶۵۱

'Aḥmad bin Ḥambal, *Musnad Aḥmad*, (Beirūt: 'Ālam al Kutub, 1998), Ḥadīth # 1651

[10] سورۃ الاحزاب: ۵۷، ۵۸

Sūrah Al Aḥzāb, 57,58

[11] الحرانی، احمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ، احکام المرتد، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۹۷۸ء، ۱: ۱۱

Al Ḥarranī, Aḥmad bin 'Abd Al Ḥalīm bin Taymīyyah, *Aḥkām al Murtad*, (Beirūt: Dār al Ma'rifah, 1978), 1:11

[12] دکتور محمد إسماعیل المقدم، المنہج العلمی لطلب العلم، شبکۃ نور الاسلام، قاہرہ، ص: ۴

Dr. Muḥammad Ismā'īl al Muqaddam, *Al Manhaj al 'Ilmī li Ṭalab al 'Ilm*, (Cairo: Shabakah Nūr al Islām), p:4

[13] امام ابو داؤد، سنن ابی داؤد، دار الرسالۃ العالمیۃ، ۲۰۰۹ء، باب فی تنزیل الناس منازلہم، رقم: ۴۸۴۳

Abū Dā'ūd, *Sunan Abī Dā'ūd*, (Beirūt: Dār Al Kutub Al 'Ilmiyyah, 2009), Ḥadīth # 4843

[14] النمری، یوسف بن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۳۹۸ء، ۱: ۱۴۶

Al Namarī, Yūsuf bin 'Abd Al Barr, *Jāmi' Bayān al 'Ilm wa Faḍlihi*, (Beirūt: Dār Al Kutub Al 'Ilmiyyah, 1398), 1:146

[15] السخاوی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن، المقاصد الحسنۃ، دار الکتاب العربی، مصر، ۱: ۴۹۰

Al Sakhāwī, Muḥammad bin 'Abd Al Raḥmān, *Al Maqāṣid Al Ḥasanah*, (Egypt: Dār Al Kitāb al 'Arabī), 1:490

[16] امام مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربی بیروت، باب تحریم ظلم المُسلم، وخذلہ، واحتقارہ، رقم: ۲۶۶۴

Muslim bin Ḥajjaj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Beirūt: Dār 'Iḥyā' Al Turāth Al 'Arabī), 4:1986

[17] المظہری، الحسین بن محمود بن الحسن، المفاتیح فی شرح المصابیح، دار النوادر، الکویت، ۱۴۳۳ھ، ۵: ۲۱۶

Al Maẓharī, Al Ḥusayn bin Maḥmūd, *Al Mafātīḥ fī Sharḥ al Maṣābīh*, (Kuwait: Dār al Nawādir, 1433), 5:216

[18] دکتور محمد إسماعیل المقدم، المنہج العلمی لطلب العلم، ص: ۴

Dr. Muḥammad Ismā'īl al Muqaddam, *Al Manhaj al 'Ilmī li Ṭalab al 'Ilm*, p:4

[19] سورۃ التین : ۴

Sūrah Al Tīn, 4

[20] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، طبع ثانی، ۱۹۹۹ء، ۵: ۹۷

Ibn Kathīr, Ismā'īl bin 'Umar, *Tafsīr ibn Kathīr*, (Dār Ṭayyībah lil Nashr wal Tawzī', 2nd Edition, 1999), 5:97

[21] سورۃ الاحزاب : ۵۸

Sūrah Al Aḥzāb, 58

[22] سورۃ النور : ۲۴، ۲۳

Sūrah Al Nūr, 23,24

[23] البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، مصر، ۱۴۲۲ھ، باب قذف العبید، رقم : ۵۸۶۸

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, (Egypt: Dār Ṭawq Al Najāh, 1422), 8:176

[24] سورۃ الحجرات : ۱۱

Sūrah Al Ḥujarāt, 11

[25] الثعالبی، عبدالرحمٰن بن محمد، الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۸ھ، ۵: ۲۷۲

Al Tha'ālabī, 'Abd Al Raḥmān bin Muḥammad bin Makhlūf, *Al Jawāhir al Ḥisān fī Tafsīr al Qur'ān*, (Beirūt: Dār 'Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, 1418), 5:272

[26] البزار، احمد بن عمرو، مسند البزار، البحر الزخار، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، ۲۰۰۹ء، ۹: ۳۵۴

Al Bazzār, Aḥmad bin 'Amar, *Al Baḥr Al Zakhār*, (Madina: Maktabah al 'Ulūm wal Ḥikam, 2009), 9: 354

[27] المظہری، محمد ثناء اللہ، التفسیر المظہری، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ۲۰۰۴ء، ص: ۴۱۷۵

Al Maẓharī, Muḥammad Sana'ullah, *Al Tafsīr Al Maẓharī*, (Beirūt: Dār 'Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, 2004), p: 4175

[28] سورۃ الحجرات : ۱۱

Sūrah Al Ḥujarāt, 11

[29] الجوزی، عبدالرحمٰن بن علی بن محمد، زاد المسیر فی علم التفسیر، دار الکتاب العربی، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۲ھ، ۴: ۱۵۰

Al Jawzī, 'Abd Al Raḥmān bin 'Alī, *Zād al Masīr fī 'Ilm al Tafsīr*, (Beirūt: Dār Al Kitāb al 'Arabī, 1st Edition, 1422), 4: 150

[30] سورۃ الکہف : ۴۹

Sūrah Al Kahaf, 49

[31] القاسمی، محمد جمال الدین بن محمد، تفسیر القاسمی، محاسن التأویل، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۸ھ، ۸: ۵۳۱

Al Qāsmī, Muḥammad Jamāl al Dīn bin Muḥammad, *Maḥāsin Al Ta'vīl*, (Beirūt: Dār Al Kutub Al 'Ilmiyyah, 1418), 8: 531

[32] ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۹۹۰ء، رقم: ۵۳۸۵

Al Nīshāpūri, Abū 'Abdullah Ḥākim, *Al Mustadrak 'ala Al Ṣaḥīḥayn*, (Beirūt: Dār Al Kutub Al 'Ilmiyyah, 1990), Ḥadīth # 5385

33 سورۃ الحجرات: ٦

Sūrah Al Ḥujarāt, 6

34 مسلم بن حجاج القشیری، *صحیح مسلم*، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع، ا: ١٠

Muslim Bin Ḥajāj, *Ṣaḥiḥ Muslim*, 1:10